UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

کائنات اور اُس کے مظاہر: قرآن و سنت اور سائنس کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Universe and its Reflections in the Light of Qur'ān, Sunnā'h and Science

Nuẓhat Muftī
Ph.D Research Scholar, Shaheed Benaẓīr Bhottö Women University, Peshāwar, Pakistan
Email: nuzhatmufti@hotmail.com

Dr. Khadīja Azīz
Assistant Professor, Shaheed Benaẓīr Bhottö Women University, Peshāwar, Pakistan
Email: khadijaaziz@sbbwu.edu.pk
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

Abstract:
To determine the base line of the real facts, strenghthening of knowledge becomes commanding. The Qur'ān prvides guidance to follow the path set by Allāh for human beings. Faith and relince in Allāh intensify research insight and religion surge scientific hallucination. Examining universal eventuation results in unveiling the philosophy tailored by Allāh, ensuring further in disclosure of the total immensity of Allāh Almighty. Present day scientific researh and advancement in the light of Qur'ān proves Allāh's significance thus opening the windows of human intellect results in strengthening of faith of Muslim. A human being with knowledge, progression and wisdom is indeed the guided one and is worthy of deserving the " Key to Success". In This paper the Universe and its Reflections in the Light of Qur'ān, Sunna'h & Science have been analyzed and the subjec has been covered with an aim to increase the faith of a Muslim and develop islāmic Image.

Keywords: *Knowledge, Belief, Universe, Qur'ān, Sunna'h, Science, Islām, Technology*

تمام حقائق کی تہہ تک پہنچنے کے لئے حصول علم ضروری ہے۔ سائنس کی تیز رفتاری بھی اُسی وقت ممکن ہے۔ جب کہ قرآن مجید سے راہ نمائی حاصل کی جائے۔ اور خالق کائنات کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن ہوں۔ ایمان باللہ جذبہ تحقیق کو بڑھاتا ہے۔ اور مذہب سائنس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ مظاہر کائنات پر غور وخوض کرنے سے حکمتِ الٰہی منکشف ہوتی ہے۔ اور کامل ترین نظام کے لطیف سے لطیف حجابات دور ہوتے ہیں۔ جس سے

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

شانِ ربوبیت مزید واضح ہوتی ہے۔ موجودہ سائنسی انکشافات نے قرآن پاک کی آیات پر روشنی ڈال کر ثابت کیا کہ سائنس دان کی تحقیق سے اللہ تعالیٰ کی صناعی اور کاری گری کی طرف توجہ جاتی ہے۔ اور فہم وادراک کے دریچے کھلتے جاتے ہیں اور اولوالالباب مومنین کا ایمان پختہ سے پختہ ہو رہا ہے۔

مظاہر کائنات کی لغوی واصطلاحی تحقیق

معجم ابواب الصرف میں لکھا ہے کہ لفظ کائنات "کان یکون کونا" سے ماخوذ ہے ۔ [1] اُردو دائرہ المعارف میں "کون" کے بارے میں مذکور ہے کہ "کائنات" "کون" سے ہے جس کا معنی ہے ایک حادثہ ہونا۔[2]

مظاہر کائنات پر غور وفکر کرنے سے شان ربوبیت واضح ہوتی ہے اس کے لیے اولوالالباب مومنین فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ موجودہ سائنسی انکشافات نے قران پاک کی آیات پر روشنی ڈال کر ثابت کیا کہ سائنس دان کی تحقیق سے اللہ تعالیٰ کی صناعی اور کاریگری کو دیکھ کر فہم وادراک کے دریچے کھلتے ہیں۔ احادیث مبارکہ سے بھی بے شمار دلائل ملتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُوْلِي الألْبَابِ".[3]

"یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات اور دن کے اُلٹ پھیر میں ہوش مند لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں"۔

مفسر معارف القرآن فرماتے ہیں:

"آیت پر غور وفکر کے سلسلے میں مندرجہ ذیل مسائل پر غور کرنا ہے"۔

1. یہ کہ خلق السموات والارض سے کیا مراد ہے؟ خلق مصدر ہے جس کے معنی ایجاد واختراع کے ہیں معنی یہ ہوئے کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیاں ہیں۔ اس کے علاوہ وہ تمام مخلوقات اور مصنوعات باری تعالیٰ بھی داخل ہو جاتی ہیں جو آسمان اور زمین کے اندر ہیں۔
2. دوسرا اختلاف لیل ونہار سے کیا مراد ہے؟ لفظ اختلاف اس جگہ عربی کے اس محاورے سے ماخوذ ہے کہ اختلف فلان فلاناً یعنی وہ شخص فلاں شخص کے بعد آیا۔ پس اختلاف الیل والنہار کے معنی یہ ہوئے کہ رات جاتی ہے اور دن آتا ہے۔ اور دن جاتا ہے تو رات آتی ہے۔ اختلاف سے زیادتی وکمی مراد لی جائے۔ سردیوں میں راتیں طویل ہوتی ہیں اور دن چھوٹا ہوتا ہے۔ اور گرمیوں میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اس طرح رات دن کا تفاوت ملکوں کے تفاوت سے بھی ہوتا ہے۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

3. تیسرا امر یہ ہے کہ لفظ "آیات" کے کیا معنی ہیں؟ آیات، آیۃ کی جمع ہے۔ اور یہ لفظ چند معانی کے لیے بولا جاتا ہے۔ آیات، معجزات کو بھی کیا جاتا ہے۔ اور قرآن مجید کی آیات پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کے تیسرے معنی دلیل اور نشانی کے بھی ہیں۔ یہاں پر یہ تھی تیسرے معانی مراد ہیں۔یعنی ان امور میں اللہ کی بڑی نشانیاں اور قدرت کے دلائل ہیں۔

4. چوتھا امر اولوالالباب کے معنی سے متعلق ہے۔ الباب، لب کی جمع ہے جس کے معنی مغز کے ہیں۔ اور اسی سے اس کی خاصیت اور فوائد معلوم ہوتے ہیں۔ اسی لیے انسانی عقل کو لب کہا گیا ہے۔ کیونکہ عقل بھی انسان کا اصل جوہر ہے۔[4]

حسن بصریؒ نے فرمایا:

"تفکر ساعة خير من قيام ليلة"[5]

یعنی ایک ساعت غور وفکر کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے۔

تفسیر عثمانی میں لکھا ہے:

"اس آیت سے معلوم ہوا کہ آسمان وزمین اور دیگر مصنوعات الٰہیہ میں غور و فکر کرنا وہی محمود ہو سکتا ہے جس کا نتیجہ خدا کی یاد اور آخرت کی طرف توجہ ہو۔ باقی جو مادہ پرست ان مصنوعات کے تاروں میں اُلجھ کر رہ جائیں اور صانع کی صحیح معرفت تک نہ پہنچ سکیں خواہ دنیا انہیں بڑا محقق اور سائنس دان کہا کرے مگر قرآن کی زبان میں وہ اولوالالباب نہیں ہو سکتے بلکہ پرلے درجے کے جاہل و احمق ہیں"۔[6]

سورۃ البقرۃ کے بیسویں رکوع کی پہلی آیت پر غور فرمائیے۔ یہ آیت اس لحاظ سے بڑی جامع ہے کہ کائنات کی تخلیق اور اس کے نظم و تدبیر کے متعلق سات اہم امور کا اس میں یکجا ذکر ہے۔ جو کسی اور آیت میں نہیں۔

۱۔ آسمان اور زمین کی پیدائش جس کی وسعت اور عظمت محتاج بیان نہیں۔

۲۔ رات اور دن کا یکے بعد دیگرے آنا اور ان کے اوقات کا گھٹنا بڑھنا۔

۳۔ جہازوں کا بڑے بڑے مہیب اور متلاطم سمندروں میں رواں ہونا

۴۔ آسمان سے بارش برسانا جس سے مردہ زمین زندہ ہوتی ہے۔

۵۔ ہر جاندار میں توالد و تناسل کا سلسلہ قائم کرنا اور انہیں تمام روئے زمین پر پھیلا دینا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

۶۔ ہواؤں کے رُخ میں تبدیلی پیدا کرنا۔

۷۔ اور بلندیوں پر بادلوں کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا۔

الغرض سب ایسے امور ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود پر اور اس کی لامحدود قدرت پر واضح دلائل ہیں۔

اس متوازن کائنات سے متعلقہ قرآنی آیات ملاحظہ کیجیے۔ جن میں اللہ نے درجہ بدرجہ تخلیق کائنات کا ذکر فرمایا ہے۔

"إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ"۔[7]

"کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار خدا ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا وہ ہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اسی نے سورج اور چاند ستاروں کو پیدا کیا سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا ہے یہ خدائے رب العلمین بڑی برکت والا ہے"۔

" إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الأَمْرَ مَا مِن شَفِيعٍ إِلاَّ مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ذَلِكُمُ اللهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلاَ تَذَكَّرُونَ "[8]

"تمہارا پروردگار تو خدا ہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔ پھر عرش پر قائم ہوا ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے اس کے حاصل کیے بغیر (کسی کی) سفارش نہیں کر سکتا یہ ہی خدا تمہارا پروردگار ہے اس کی عبادت کرو بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے"۔

العرش: شان ربوبیت کا مظہر

عربی لغت کے لحاظ سے عرش سریر بھی تخت کا ہم معنی لفظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

"**اللّٰہ خالق کل وھو علی کل شی وکیل**"اس لیے حقیقت میں وہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور باقی

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

تمام اشیاء اسی کی مخلوق ہیں اور وہ ہی اُن تمام اشیاء کا منتظم حقیقی ہے اور اس کا عرش وہ چھت ہے جو زمین کی سطح سے تحت الثریٰ تک اس مخلوقات جامد اور ناطق کے اوپر قائم اور دائم ہے۔

ابو ہانی خولانی[9]، ابی عبد الرحمن الجبلی[10]، اور عبد اللہ بن عمر ابن العاص[11] کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"اللہ تعالیٰ نے ارض و سماوات کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل تمام موجودات کی تصاویر بنادی تھیں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان مخلوقات سے پہلے قلم کی تخلیق ہوئی"۔[12]

یہ عرش کریم تمام کائنات کا مرکز ہے اور کائنات کا کنٹرول اسی مرکز سے ہے۔ آپ اندازہ کیجیے کہ کائنات کو تھامنے کے لیے کس قدر مضبوط مرکز ضروری ہے۔ انسان کی عقل اس قوت کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتی۔ وہ اللہ ہی کی ذات ہے جو عرش پر قائم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا"[13]

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ قرآن میں 7 مقامات پر نقل ہوا ہے کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بعد عرش پر بلند ہوا۔ ان کا اشارات جن سورتوں میں مذکور ہیں وہ حواشی میں درج ہیں۔[14]

ارشاد ربانی ہے

"فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ"[15]

"قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ"[16]

کہیں "**ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ**"[17] اور "**وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ**"[18] فرمایا گیا ہے۔

عرش نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔ پھر کرسی نے آسمان اور زمین کو گھیر رکھا ہے۔

"و قال النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا سالتم اللّٰه فسلوه الفردوس فانه اوسط الجنة، واعلیٰ الجنة وفوقه عرش الرحمن، و منه تفجر و النهار الحینه تفجر انها الجنة "[19]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! پس جب تو اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ درمیانہ درجے کی جنت ہے اور بلند ترین اور اُس

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

کے اُوپر رحمن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں"۔ وہ جنت کتنی بڑی ہو گی جس کی چھت اتنی بڑی ہو۔ جنت الفردوس کی دعا مانگنا چاہیے"۔

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جابرؓ------اذن لی ان احدث عن ملك بینه ملائكة اللّٰہ بینه حملة العرش ان ما بینه شعمة اذنه الی عائقة مسیره سبع مائة عام سنة"

"جابرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اجازت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عرش کو اُٹھانے والے ایک فرشتے کے بارے میں بتاؤں اُس کے کان سے لے کر کندھے تک کا فاصلہ 700 سال کی مسافت کا ہے"۔[20]

کرسی کیا ہے؟

اور پھر اللہ کی کرسی عرش کے بعد تمام مخلوقات میں اعظم ہے۔

" وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ."[21]

"کرسی آسمان اور زمین کو گھیرے ہے اور کرسی عرش کے مقابلے میں الگ رنگ۔ انگوٹھی کی طرح ہے جو ایک صحرا میں پھینکی گئی ہو ساتوں آسمان و زمین کرسی کے مقابلے میں اتنے چھوٹے ہیں جس طرح صحرا کے مقابلے میں انگوٹھی۔ عظمت والی کرسی جو مخلوقات میں سب سے بڑی ہے تو عرش کی کتنی بڑی عظمت ہے"۔

ایک اور روایت کے مطابق حضرت سعد بن معاذؓ کی وفات پر رحمن کا عرش ہل اُٹھا۔

"وعن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: اهتز العرش لموت سعد بن معاذ وفي رواية : اهتز عرش الرحمن بموت سعد بن معاذ"[22]

"جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ سعد بن معاذؓ کی موت پر عرش نے حرکت کی ہے اور ایک روایت میں ہے رحمن کا عرش سعد بن معاذؓ کی موت کی وجہ سے ہلا ہے"۔(متفق علیہ)

" عن عبد الله بن مسعود أنه سئل عن قوله (وَلاَ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاء عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) وقال: إن أرواحهم خضر تسرح في الجنة حيث شاءت وتأوي إلى قناديل معلقة بالعرش".[23]

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس آیت "ولا یحسبن الذین الخ" کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ رضي الله عنہ نے فرمایا: شہداء کی روحوں نے سبز پرندوں کی شکل میں ہیں جو جنت میں جہاں چاہتے ہیں پھرتے ہیں، اُن کا ٹھکانے عرش سے لٹکی ہوئی قندلیں ہیں۔"

بعض روایات میں رحم کے اللہ کے عرش کے ساتھ معلق ہونے کا بھی ذکر ہے۔[24]

امر واقعہ یہ ہے کہ نصوص میں موجود اتنی صراحت، بیان اور وضاحت کے بعد عرش کے معنی میں تاویل اور اقوال مشبہؒ کی سلف صالحین نے نفی فرمائی ہے۔ شدید احتیاط لازمی ہے۔

لوح محفوظ:

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا کیا ہے۔ اس کے صفحات سرخ یاقوت کے ہیں اس کا قلم نوری ہے۔ جس نے اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم اس کے نور سے لکھا ہے۔ لوح محفوظ میں ہر دن کے تین سو ساٹھ لحظے ہیں۔ جن میں تخلیق، رزق رسانی، موت وحیات اور عروج وزوال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے احکام درج کیے جاتے ہیں۔ اوران کے علاوہ جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے وہ بھی لکھا جاتا ہے"۔[25]

ارض سموات اور ان کے مابین اشیاء کی تخلیق کا ذکر:

زمین کے سات طبقات کے مطلق:

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ کی وضاحت میں ہم سے علی بن عبد اللہ[26]، نے ابن علیہ[27]، علی بن مبارک[28] کے حوالے سے بیان کیا اور ان سے یحییٰ بن ابی کثیر[29]، نے محمد بن ابراہیم بن حارث[30]، ابی سلمہ بن عبدالرحمن[31]، کے حوالے سے بیان کیا کہ آخرالذکر اور دوسرے لوگوں کے درمیان زمین کی خصوصیات کے بارے میں جھگڑا رہتا تھا جو دشمنی کی حد تک جا پہنچا تھا۔ اس کا ذکر حضرت عائشہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا :

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

"ابی سلمہؓ! زمین کے معاملات میں بڑی احتیاط رکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر ایک بالشت برابر بھی کسی نے زمین کے معاملے میں ظلم کیا تو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اُسے پہنایا جائے گا"۔[32]

زمین کا ارتقاء:

ارتقاء کا لفظ رتق سے ماخوذ ہے جو سورہ الانبیاء میں بھی آیا ہے۔

"أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا "[33]

"اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان ابتدائی شکل میں ملے ہوئے تھے یعنی ایک دوسرے میں گھسے ہوئے تھے۔ پھر ان کو جدا کر دیا"۔[34]

اور کائنات اور زندگی و ارتقا کے حوالے سے یہ آیت انتہائی اہم ہے۔ یہاں رتق ایک بہت ہی معنی خیز لفظ استعمال ہوا ہے جو ملے ہوئے ہونا اور چیزوں کا باہم ہو کر پیوست ہونے کا مفہوم دیتا ہے۔ مطلب ارتقاء کا اصل مادہ رتق ہے۔

رتق اصل میں کسی چیز میں اصلاح اور عمدگی پیدا کرنا اور رتق لفظ فتق کی ضد ہے۔ فتق کا معنی ہے جدا کرنا۔ الگ کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رتق کا معنی ملانے اور یکجا کرنے لے آتے ہیں۔ اب ارتقاء کا مطلب ہوا کسی چیز کی آہستہ آہستہ ترقی، اصلاح کے لیے جدا ہونا اور پھیل جانا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان ابتدائی شکل میں ملے ہوئے تھے یعنی ایک دوسرے میں گھسے ہوئے تھے۔ پھر ان کو جدا کر دیا جو دونوں جدا جدا شکلیں بن گئی۔[35]

مذکورہ آیت کے تحت علامہ فخر الدین رازی (متوفی ۶۰۶ھ) کی تفصیل اور وضاحت کچھ یوں ہے۔

"**الرتق لغة السد**"یعنی رتق لغت میں بند ہونے اور کرنے کو کہتے ہیں اور **الفتق بمعنی الفصل** کے لیے مستعمل ہے یعنی دو چیزوں کے ملاپ کو رتق کہتے ہیں اور دو چیزوں کو جدا کرنا ان کے درمیان فاصلہ کرنے کا نام فتق ہے۔[36]

زمین پر انسان کی زندگی کے موافق حالات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ فِرَاشاً الخ"[37]

" هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً" الخ"[38]

" وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ الخ"[39]

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

اسی طرح الاعراف کی ۵۷۔۲۴۔۱۰ آیات، سورہ رعد کی ۴ تا۳، الحجر کی ۲۲۔۱۹ آیات، سورہ نحل کی ۶۷۔۶۵۔۱۳ آیات، سورہ الروم:۴۸ آیت، سورہ لقمان:۱۰، حم سجدہ:۱۰، الزحزف ۱۲۔۱۰ آیات ، سورہ جاثیہ:۱۳، سورہ ق ۱۰۔۷، سورہ النساء ۱۶۔۶ مندرجہ بالا تمام آیات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین انسانی زندگی کے تمام موافق حالات پیدا کئے۔زمین کا سورج سے فاصلہ اندازے سے رکھا۔

اللہ فرماتے ہیں:" **إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ**"[40] یعنی "ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے"۔

"وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ".[41] "یعنی ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔ہم نے یہ دونوں تو حق ہی کے ساتھ پیدا کیے ہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے"۔

زمین کے حجم اور کثافت کو اس انداز سے رکھا کہ کشش ثقل انسان برداشت کر سکے۔اسی طرح زمین کے ہوائی کرہ کی اونچائی یا گہرائی کو اس انداز سے رکھا کہ زمین پر اس کا دباؤ مناسب رہے تاکہ انسان سانس لینے میں دشواری محسوس نہ کرے اس سے متعلقہ آیات ملاحظہ ہوں۔

"الغرض "زمین آج سے تقریباً پانچ ارب سال پہلے وجود میں آئی۔اور اس کو اللہ تعالیٰ نے اس انداز سے بنایا کہ کروڑوں سال بعد بھی آنے والے انسان کی زندگی کے موافق حالات موجود ہوں"۔[42]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> **"وَالأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ"**[43]
>
> "اور ہم نے زمین پھیلا دی اور اس میں پہاڑ گاڑ دے اور اس میں ہر چیز مناسب مقدار میں اُگائی اور ہم نے زمین تمہارے لیے معاش رکھا دی اور اُنکے لیے بھی جن کے رزاق تم نہیں ہو"۔

سمندر اور دریا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں درج ذیل آیات مبارکہ میں سمندروں اور دریاؤں کا ذکر فرمایا:

> **" وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُواْ مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُواْ مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُواْ مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ"**[44]
>
> "اور وہ ہی ہے جس نے بحر مسخر کیا تاکہ تم اُس میں سے تر و تازہ (مچھلی) کا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

گوشت کھاؤ اور اُس میں سے زیور (موتی) نکالو جو تم پہناتے ہوئے اور تو کشتیاں دیکھتا ہے کہ پانی کو چڑھتی چلی جاتی ہیں اور تا کہ تو اللہ کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تو شکر کرو"۔

تاریخ ابن کثیر میں سمندروں میں پائے جانے والے جزائز کا ذکر کیا گیا۔ اور اُن کا جغرافیائی، حدود اربع مؤرخین کے بتائے ہوئے کوائف کے مطابق بیان کئے جو قاری کے علم کو وسعت عطا فرماتے ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس نے سات آسمانوں کی تخلیق میں طبقات رکھے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ آسمانوں کے درمیاں فاصلوں میں کثافت ہے "یعنی وہاں آب وہوا جیسی کوئی لطیف شے نہیں حدیث حسن"۔[45]

طلوع وغروب آفتاب دن اور رات:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ابوذر غفاریؓ سے دریافت فرمایا کہ آیا وہ جانتے ہیں کہ سورج غروب ہونے کے بعد کہاں جاتا ہے، تو انہوں نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔ اُن سے یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ(سورج) مغرب میں غروب ہو کر عرش کے نیچے چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس کو سجدہ کرتا ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ شاہد اس کا سجدہ قبول ہو کہ نہیں۔ بار بار اس سجدے کی تکرار کرتا رہتا ہے"۔[46]

اور یہی بھی مفہوم اس آیات کریمہ کا ہے۔

اس طرح سورج چاند اور ستارے سب مخلوق خداوندی ہے اللہ تعالیٰ انہیں کامل ارادے سے تخلیق کیا اور متعلق کاموں پر مامور فرمایا ستاروں سے قسمت کا حال معلوم کرنا جہالت کی باتیں ہیں۔ ہوا اور بارشیں بھی رب کی عطا کردہ نعمتیں ہیں، پھر زمین کے نیچے معدنیات رکھیں سمندر پیدا کئے۔ زمین پر بادل بنیں اور بارش ہو اور زمین کی مٹی زرخیز بنائی تا کہ بہتر سے بہتر رزق مہیا ہو سکے۔

دُخان اور نیبولا:

علامہ آلوسی کے مطابق مذکورہ دخان ایک خاص قسم زمین کے توابع میں تھا اور نیبولا کے بارے میں سائنسی وضاحت یہ ہے کہ نظام شمسی دراصل نیبولا سے معرض وجود میں آیا اور مختلف گیسوں جیسے ہائیڈروجن اور ہیلیم پر مشتمل تھا اور سائنس اس کیلئے بادل اور cloud کی اصطلاح بھی استعمال کرتی ہے اور گرد و غبار Dust سے بھی تشریح کرتی ہے[47]

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

چونکہ یہ سائنسی ترقی کا دور ہے۔ اور سائنس کے علم پر تمام مذاہب کے لوگوں کا یقین ہے۔ اسی نکتے کو واضح کرنے کے لیے سر جن موریس بکائے کا ذکر ضروری ہے جن کی شاہکار تصنیف بائیبل، قرآن اور سائنس کے آغاز میں لکھتے ہیں۔

"ہمارے علم کے مطابق اسلام کے نقطہ نظر سے مذہب اور سائنس کی حیثیت ہمیشہ جڑواں بہنوں کی سی رہی ہے"۔[48]

بے شمار ایسے سائنسدان بھی تھے جنھوں نے سائنسی کمالات کے مظاہرے کیے اور سائنس کے میدان میں قائدانہ کردار ادا کئے۔ اپنے تحقیقی مشاہدات کی بناء پر اس حقیقت پر بھی پختہ ایمان رکھتے تھے کہ اس کائنات کو خدا نے تخلیق کیا ہے مثلاً نیوٹن، کیپلر، آئن سٹائن وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

"ایک سائنسدان جو اپنی تحقیق کے زریعے کائنات کے مخفی رازوں سے پردہ ہٹا تا ہے وہ دراصل خدا کی صناعی کا گہرائی میں جا کر جائزہ لیتا ہے اوراس کی تفصیلات معلوم کرتا ہے یہ یہی بات مذہب اور سائنس کا ایک ناقابل تقسیم وحدت ہونا ثابت کرتی ہے"۔[49]

جن سائنس دانوں نے مادہ پرستانہ فلسفے سے اپنی تحقیق کا آغاز کرتے ہوئے لامحدود کائنات کا تصور پیش کیا وہ اپنی بہترین مساعی بروئے کار لانے کے باوجود اس کا کوئی ٹھوس ثبوت سامنے نہ لا سکے، چناچہ آج جب ہم بیسویں صدی سائنس پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں دیگر شعبوں میں بھی ایسے شواہد کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً مادہ پرستوں نے نہ صرف یہ دعوی کیا کہ کائنات ازل سے ہے بلکہ یہ دعوی بھی کیا کہ کائنات میں کوئی منصوبہ بندی نہیں انہوں نے کہا کہ کائنات میں جو توازن و توافق ہے۔ اور جو نظم پایا جاتا ہے وہ بھی ایک مظہر اتفاقات ہے۔ اور بعض سائنس دانوں نے نظریہ انتشار(Theory Chaos) کا مفروضہ پیش کر دیا یعنی کائنات کے اندر نظم و تربیت کا فقدان ہے تاہم ہر نئی دریافت بے ترتیبی اور اتفاقات نظریوں کی تردید کرتی رہی اور ثابت کرتی رہی کہ کائنات میں زبردست تربیت و منصوبہ بندی کارفرما ہے۔

بقول اے ایم کومل[50] چند ایسے حقائق جنہیں دور جدید کی سائنس ابھی تک ثابت نہیں کر سکی قرآن اور جدید سائنس کے حوالے سے غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ قرآن حکیم اس طرف توجہ مبذول کراتا ہے کہ اس کرہ ارض کے علاوہ بھی زندگی پائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جاندار مخلوقات کو آسمان اور زمین میں پھیلا رکھا ہے۔ اللہ نے سات آسمان بنائے اور ان ہی کی مانند زمین، ان سب کے درمیان اُس کا حکم اُترتا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

کی حالیہ خبر کے مطابق چاند پر پانی دریافت ہوا ہے عہد حاضر کے سائنسدان اس دنیا کے خاتمے کے بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں کچھ کا کہنا ہے کہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہونا اور سمندروں کا پای ساحلوں سے امڈنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تمہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمین کو جو کچھ انکے درمیان ہے۔ سراسر حق اور ایک مقرر وقت کے لئے" [51]

نیز سورہ القیامہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور چاند گہنا جائے گا اور سورج چاند ملا کر ایک کر دیئے جائیں گے"۔[52]

ایک جگہ اور ارشاد ہوا:

"جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے"۔[53]

قرآن پاک میں اس بات کا ذکر کئی مقامات پر آیا ہے زمین کس طرح انجام کو پہنچی سورۃ الانبیاء میں آیت ۱۰۴ میں ہے جس طرح ہم نے پہلے تخلیق کی ابتداء کی (ویسے ہی) ہم پھر اس کا اعادہ کریں گے یہ ہمارے ذمہ ایک وعدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کاریگری کی چند اور مثالیں:

" وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ"[54]

اورآپ کے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ تو پہاڑوں میں گھر (چھتے) بنا اور درختوں میں اور ان میں (چھپروں) میں جن پر لوگ بیلیں چڑھاتے ہیں۔

"وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الأَرْضِ وَلاَ طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلاَّ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم "[55]

"اور زمین پر چلنے والا کوئی جانور اور اپنے دونوں پروں سے اُڑنے والا کوئی پرندہ ایسا نہیں جو تمہاری طرح الگ اُمت نہ ہو"۔

"حَتَّى إِذَا أَتَوْا عَلَى وَادِي النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ".[56]

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

”حتیٰ کہ وہ جب چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیوں! تم اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمان اور اُس کے لشکر تمھیں کچل نہ ڈالیں جب کہ اُنہیں خبر ہی نہ ہو“۔

یہ رب العالمین کی ذات ہے کہ اس نے مخلوقات میں صلاحتیں پیدا کر رکھی ہیں۔ یہ تو صرف اُن مخلوقات کا ذکر ہے جنہیں ہم ارد گرد دیکھتے ہیں۔ کچھ ایسی مخلوقات جن کو ہم نہیں دیکھتے، ان میں بھی مخصوص صلاحتیں ہوتی ہیں۔

اسی طرح اونٹ ایسے جانور جس کو گرم ترین موسم برداشت کرنے کے لحاظ سے بنایا ہے۔ اونٹ اپنی پشت پر پانی کا ٹینک اٹھائے پھرتے ہیں اونٹ کی پلکوں کی دو تہیں ہوتی ہیں جو اُس کو صحرائی طوفان کے دوران اس کی آنکھوں کی حفاظت کرتی ہیں۔

”أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ“[57]

”یعنی کیا وہ اُونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں“؟

سورۃ العادیات میں اللہ نے گھوڑے کی فرمانبرداری اور مستعدی کا بیان ہے اللہ کی قدرت کا احساس اجاگر کرتا ہے تو ساتھ ہی ہاتھی کی لبی سونڈ کے بارے میں معلومات خاص ہوتی ہیں کہ کسی طرح بھاری اور نازک دونوں کاموں کی صلاحیتیں اس میں موجود ہیں اور مچھر اور مکھی جیسی مخلوق بھی ہمارے رب نے بے کار نہیں بنائی۔

خلاصہ بحث:

مظاہر کائنات کے چند خال پر غور کرنے سے خلق کی حکمت واضح ہوتی ہے۔ اسی مشاہدے کے طریقے اور سعی کا نام سائنس ہے سائنس سمت دیگر علوم کی جو انتہاء ہے وہ قرآن مجید کی ابتدا ہے۔ موجودہ سائنس کے مشاہدات قرآن مجید میں بیان کردہ حقائق کی روشنی میں 100 فیصد اللہ جل جلالہ کے خالق برحق ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ شرک کرنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ حقائق سے غفلت اور ناواقفیت شرک کے ارتکاب کا بنیادی ذریعہ ہے۔ بگ بینگ کے حوالے سے کائنات عدم سے وجود میں آنے کی شہادت کی توثیق ہو جانے سے مادہ پرست سائنس دان لڑ کھڑا گئے عصر حاضر میں جس چیز کو عقلمندی کا معیار سمجھ لیا گیا ہے وہ محض ایک دھوکہ ہے۔ عقل سلیم وہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسل لے کر آئے علم و حکمت کے ذریعے اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ کائنات کا حسن و جمال اور تنوع پکار پکار کر ایک خالق کی طرف بلا رہے ہیں اصل حقیقت یہ ہے کہ ہیرے میں چمک بولتی ہے پھلوں میں خوشبو، جسم میں روح بولتی ہے تو لفظوں میں معنی، شہد میں مٹھاس بولتی ہے تو کائنات کے رنگین نظاروں میں رب ذوالجلال کی کاریگری دکھائی دیتی ہے۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

حواشی وحوالہ جات

1 ابن العصفور الا شبیلی (597-669ھ) تحقیق الدکتور فخر الدین قباوہ، الممتع الکبیر فی [التعریف، معجم ابواب الصرف، از مذکرات فی النحو الصرف، قدیمی کتب خانہ اردو بازار لاہور ص:10

2 اُردو دائرہ المعارف: جلد: ۳ص: ۴۰۳

3 آل عمران: ۱۹۱تا۱۹۰

4 عثمانی مفتی محمد شفیع ؒمفتی، معارف القرآن، ناشر:فرید بک ڈپو دہلی نمبر 6، مطبع:فرید انٹر پرائزز، سن اشاعت:1998ء۔ راحیل نسیم پرنٹنگ پریس،ج:دوم،ص:262-263

5 حسن بصریؒ کا پورا نسب یہ ہے۔ ابو سعید حسن بن ابی الحسن یسار بصری تابعی تھے۔ آپ کے والد مشہور صحابی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کی والدہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی تھیں۔ آپ بصرہ والوں کے امام تھے۔(سیر أعلام النبلاء، ج۴ ص ۵۶۴-۵۶۳)

6 عثمانی شبیر احمد، تفسیر القرآن الکریم، ترجمہ: محمود الحسن، مولانا، مطبع: شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلکس مدینہ منورہ، وزارت اوقاف، سعودی عرب، تاریخ اشاعت: 1409ھ مطابق1989ء، ص:97

7 الاعراف:۵۴

8 یونس:۳

9 ابوہانی خولانی حمید بن خانی ابوھانی خولانی المصری بن یعلی بن مالک سے تعلق رکھتے تھے۔

10 ابو عبد الرحمن انجیلی عبد اللہ بن عبد القادر ابی صالح 587ھ کو صفر کے مہینے میں فوت ہوئے۔

11 عبد اللہ بن عمر ابن العاصؓ قریشی صحابی تھے۔ اہل مکہ میں سے تھے۔ جلیل القدر فقہاء میں سے تھے۔ جاہلیت میں بھی لکھتے رہے اسلام لانے کے بعد بھی نبی کریم ﷺ نے لکھنے پر مقرر کیا تھا۔ اپنے والد سے پہلے ایمان لائے۔(الاعلام للزرکلی ۲۴۵/۴)

12 حافظ عماد الدین، ابو الفداء اسماعیل ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ھ) تاریخ ابن کثیر،(اُردو ترجمہ) البدائیہ والنھایہ جلد ۱، ص ۲۴

13 اسراء: ۴۲

14 الاعراف:۵۴، یونس:۳، الرعد: ۳، طہ: ۵، الفرقان: ۵۹، السجدۃ: ۴، الحدید: ۴

15 المومنون:۶

16 المومنون: ۱۱۶

17 البروج:۱۵

18 التوبہ: ۱۲۹

19 امام مسلم بن حجاج صحیح المسلم، کتاب والتوبہ ولا استغفار، باب: التسبیح اول النہار وعند النوم اول اور سوتے وقت تسبیح کرنا/ یہ حدیث جامع ترمذی، جلد ۲۰۵۶/ ۲، ابواب الصفۃ الجنۃ، باب: ماجاء فی صفۃ درجات الا الجنۃ میں بھی دیکھئے

20 سلمان بن لا شعث السجستانی، سنن ابی داوٗد، مترجم باب: فی الجھمیہ، باب: ابتدائی ایام انبیاء اور عجیب مخلوقات کا بیان نیز اسلام360 app، حدیث: حملۃ العرش، حدیث ۴۳۱

21 محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ التویجری، فقہ القلوب فی القرآن وسنۃ، ط: الثانیہ 2011، ص:۴۷۱

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

22 ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینین افتاح الکتاب فی ایمان و فضائل الصحابہ والعلم، فضل سعد بن معاذ، داراحیاء الکتب العربیہ، فیصل عیسی البانی الحلبی، جلد ا، ص:۵٦ / مشکواۃ مترجم، جلد: سوم، ص: ۲۷۱، باب: جامع مناقب کا بیان ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، مترجم مولانا، ناظم الدین، مطبع: آر آر پرنٹرز، تاریخ اشاعت نا معلومجامع ترمذی (مترجم)، عن عبد اللہ بن مسعود، ولا تحسبن (آل عمران) تفسیر جلد: دوم، ص: ۳۵۵، حدیث: ۹۳۰

24 صحیح مسلم، جلد: ششم، ص: ۵۱ ناتاتوڑنا حرام ہے۔ باب: صلۃ الرحم وتحریم قطعتھا۔

25 تاریخ ابن کثیر، جلد: ا / ۲۔ ا، ص، ۲٦

26 علی بن عبد اللہ (۸۴۹-۷۷۷م) بالسعدی المدینی، البصری، محدث و مؤرخ تھے۔ اپنے زمانے کے حافظ تھے۔ (الاعلام الزرکلی ۳۰۳/ ۴)

27 ابن علیہ (۸۰۹-۷۲۸م) اسماعیل بن ابراہیم بن مقیم الاسدی بالولاء البصری، ابوبشر حفاظ حدیث میں اکابر تھے۔ کوفی الاصل تاجر تھے۔ (الاعلام الزرکلی ۳۰۷/ ۱)

28 علی بن مبارک عبد اللہ بن مبارک (۷۹۷-۷۳٦م) بن واضح الحنظلی الحافظ، شیخ الاسلام، مجاہد، تاجر، حدیث، فقہ، جمع کی قرات میں فوت ہوئے۔ (للزرکلی ۱۱۵/ ۴)

29 یحییٰ بن ابی کثیر یحٰی ابن صالح ابن الحوکل اطائی ایک صغار تابعی و محدث اور فقیہ تھے۔ تاریخ وفات 129ھ اور بعض نے 132 ہجری بتایا ہے۔ (وکیپیڈیا)

30 محمد بن ابراہیم بن ھارث المتیمی (متوفی 120ھ) تابعی مدنی ہے اور علمائی فقہائی مدینہ میں سے تھے اور ان کے داداحارث بن خالد بن صخر اول مہاجریں میں سے تھے۔ (تہذیب الکمال جلد 24، ص: 302-306)

31 ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف (22ھ-94ھ) تابعی تھے۔ حدیث نبوی ﷺ بیان کرنے والے اور مدینہ کے فقہاء میں سے ایک تھے۔ عبد الرحمن بن عوف کے بیٹے تھے۔ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ (تہذیب الکمال مصنف ابو الحجاج یوسف المزی مؤسسۃ الرسالہ، بیروت الطبعہ الاولی، 1980م)

32 تفہیم البخاری اُردو شرح صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب: ماجاء فی سبع ارضین سات زمینوں کے متعلق روایت، جلد: دوم، ص: ۲۴۳ رقم حدیث: ۴۲۸

33 الانبیا: ۳۰

34 عثمانی، شبیر احمد، القرآن کریم وترجمہ، معانیہ وتفسیر حاشیہ نمبر ۵، تفسیر عثمانی، ص: 103

35 عثمانی، شبیر احمد، القرآن کریم وترجمہ، معانیہ وتفسیر حاشیہ نمبر ۵، تفسیر عثمانی، ص: 103

36 الرازی، مفاتیح الغیب، تفسیر کبیر، جلد: ۲۲، ص: ۱۳۸

37 البقرہ: ۲۲

38 البقرہ: ۲۹

39 البقرہ: ۳۵

40 القمر: ٦۹

41 دخان: ۳۹-۳۸

42 غلام حسن، حاجی، قرآن اور کائنات، طبع اول 1998، اشاعت پنجم 2002، قرآن وکائنات، ص: ۴۵

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.2 | Issue 1 |July-December 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v2iIII1042018

43 الحجر: ۱۹تا۲۰

44 النحل:۱۴

45 جامع ترمذی ابواب تفسیر (سورۃ الحدید) رقم حدیث: ۱۲۲۴، ص: ۴۹۵

46 تاریخ ابن کثیر: جلد ۲۔۱/ ا ص:۳۹

47 آلوسی تفسیر آلوسی، روح المعانی، جلد: ۳، ج:3، ص:29

48 موریس بکائیے، بائیبل، قرآن اور سائنس، مترجم: ثنا الحق صدیقی، مطبوعہ، ادارہ القرآن، کراچی، تاریخ اشاعت: نامعلوم، دارلعلوم اسلامیہ

49 ہارون یحیٰی، قرآن اور رہنمائے سائنس مترجم: محمد یحیٰ، مکتبہ رحمانیہ، مطبع، لٹل سٹار پرنٹرز

50 اے ایم لوکل ملٹی وژن ماہنامہ اسلام آباد krshadow.143@gmail.com

51 الاحقاف: ۳

52 القیامۃ: ۹-۸

53 التکویر: ۱تا۶

54 النحل:۶۸

55 الانعام: ۳۸

56 النمل: ۱۸

57 الغاشیہ: ۱۷

@ 2017 by the author, Licensee University of Chitral, Journal of Religious Studies. This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).